روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 215 | منگل 27 جمادی الاول 1418ھ 30 تبوک 1376ہش 30 ستمبر 1997ء

دین حق کی خدمت کرنے کیلئے علمی قابلیت کے ساتھ غیر زبانیں سیکھیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

میں جب (دین حق) کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہوں تو میرے دل پر چوٹ لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی میں تیار ہو جاویں جو (دین حق) کی خدمت کر سکیں۔ ہم تو پا بگور ہیں اور اگر اور تیار نہ ہوں تو پھر مشکل پیش آتی ہے میرا مدعا اس قدر ہے کہ آپ لوگ تدبیر کریں خواہ کسی پہلو پر صاد کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چند سال میں ایسے نوجوان نکل آویں جن میں علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بھی رکھتے ہوں۔ اور پورے طور پر تقریر کرکے دین حق کی خوبیاں دوسروں کے ذہن نشین کر سکیں میرے نزدیک غیر زبانوں سے اتنی ہی مراد نہیں کہ صرف انگریزی پڑھ لیں۔ نہیں اور زبانیں بھی پڑھیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 619)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب دشمن دُکھ دے' مخالفانہ چالیں چلے تو تم نے جہاں توکل کرنا ہے وہاں صبر سے بھی کام لینا ہے

اگر دعا کریں گے تو (اللہ نے چاہا تو) اگلے دو سال میں خدا اپنے فضل سے ایسے حیرت انگیز نظارے دکھائے گا جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 11 جولائی 1997ء بمطابق 11 وفا 1376ہش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:(۔)

جلسہ سالانہ یو۔کے جو عملاً سب دنیا کا مرکزی جلسہ بن چکا ہے بہت قریب آ رہا ہے۔ اس جلسے کی آمد کے ساتھ ساتھ مہمانوں کی آمد بھی شروع ہے جو اکثر شامل ہوتے ہیں ان میں منتظمین بھی ہیں' کام کرنے ...لے بھی ہیں جو نیک نیتیں لے کر خدمت کی غرض سے یہاں پہنچتے ہیں (۔)

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہت کثرت کے ساتھ بڑھ کر جماعت احمدیہ پھیلے گی اور بھی ...ت کے آثار دکھائی دیں گے (۔) جماعتیں پہلے بھی کوشش کرتی تھیں اب اور بھی زیادہ کوشش کر ...ہی ہیں اور کوشش سے بڑھ کر دعاؤں سے کام لے رہی ہیں اور دعائیں بھی کوشش کا حصہ ہی ہیں ...کہ دعاؤں کے بغیر تو کوششیں کبھی بھی ثمر آور نہیں ثابت ہوتیں' کبھی ان کو پھل نہیں لگا کرتا۔

پس اس پہلو سے میں خصوصیت سے جماعت کو اس جلسہ سالانہ کی آمد کے تعلق میں وہ (دعوت الی ...) کا) کاروبار جو ہم نے شروع کر رکھا ہے' ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کے ضمن میں کچھ باتیں آپ ...عرض کرنی چاہتا ہوں۔ (۔) (اللہ فرماتا ہے) یقیناً صبر کرنے والوں کو اجر بغیر حساب کے بہت بڑھایا ...اور صبر کرنے والوں کے ساتھ حساب نہیں کیا جاتا۔ پس یہ بات ہے جو آپ کو اس وقت پیش نظر ...ہے کہ جماعت احمدیہ اپنی کوششوں سے ہمیشہ سے (دعوت الی اللہ) کے میدان میں کام کرتی رہی ...ر اس سے پہلے جو بھی پھل ملتے تھے وہ ذرا حساب کے مطابق ہوا کرتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ ...نے صبر کی طاقتوں سے پورا کام نہیں لیا اگر فی الحقیقت ہم صبر کی طاقتوں سے پورا کام لیتے تو لازماً بغیر ...حساب کا نظارہ ضرور دیکھنے میں آتا۔ (۔)

(حضرت صاحب نے ایک ملک میں جماعت کے خلاف مہم کا ذکر فرمایا اور مخالفانہ پراپیگنڈے کا ذکر فرمایا۔)

پھر فرمایا:

اس پر جماعت کو دو طرح کی فکریں لاحق ہوئیں ایک یہ کہ یہ علاقہ زرخیز تھا جماعت احمدیہ خدا کے ...فضل سے اس میں نشوونما پا رہی تھی اب ان لوگوں نے انہیں لوگوں میں کام کرنا ہے جن سے ہم اللہ ...کے فضل سے سعید فطرت بندے ڈھونڈا کرتے تھے اور وہاں ان کے گند لگ جائیں گے تو ہمارے ...و اس لحاظ سے بہت نقصان پہنچے گا۔ یہ تبصرہ تھا جو اس ملک کے رہنے والے کر رہے تھے اور پریشان تھے۔

دوسرا فکر ہمارے مربیوں کو اور امراء کو یہ لاحق ہوا کہ جماعت بڑی جوشیلی ہے ہو سکتا ہے ان کو جوش آجائے اور جوش کے نتیجے میں پھر ایسی کارروائیاں ہوں جو جماعت کے اصول کے خلاف ہیں اور وہ ان دشمنوں کو فائدہ پہنچائیں گی ہمیں فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔ غلبہ یہ ہے کہ اپنے بے شک مارے جائیں مگر کثرت سے پھیلیں اور یہ غلبہ صبر کا غلبہ ہوا کرتا ہے اس لئے میں (چاہتا ہوں) کہ آپ کو سمجھاؤں کہ صبر کیا ہوتا ہے اور اس کے کیا نتیجے نکلتے ہیں۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کو وہاں بار بار میں نے پیغام بھجوائے اور تاکید کی کہ ہم نے صبر کا دامن نہیں چھوڑنا اور جوابی کارروائی ضرور کرنی ہے لیکن ان حدود میں رہتے ہوئے جن کی (دین حق) اجازت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور صبر کو پکڑے رکھا لیکن بڑے زور سے جوابی کارروائی کی اور یاد رکھیں کہ جوابی کارروائی جو صحیح رستوں پر چلتی ہے وہ صبر کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ وہ لوگ جو صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور جنگ و جدال پر اتر آتے ہیں ان کے جوش اسی میں نکل جاتے ہیں سارے۔ کچھ ان کے مارے گئے اور معاملہ ختم ہو گیا۔ جن کو کہا جائے کہ تم نے صبر سے کام لینا ہے اور اپنے غصوں کو نکالنا نہیں وہ مجبور ہو کر اچھی باتوں پر اپنے جوش کو صرف کرتے ہیں وہی جوش جو لوگوں کو مارنے پر صرف ہونا تھا وہ (دعوت الی اللہ) کرنے پر صرف ہوا۔ وہی جوش احمدیت کی خوبیاں دکھانے پر صرف ہونے لگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کی تدبیر اس بری طرح ناکام ہوئی کہ وہ سارے راہنما جو اس تدبیر کے راہنما تھے وہ یا تو اپنے مناصب سے ہٹا دیئے گئے یا لکھ لکھ کر جماعت سے معافیاں مانگنے لگے اور اقرار کیا کہ یہ غلط کام ہو رہا تھا۔ تو دیکھو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کو بہت جزا دیا کرتا ہے ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھ لیا۔

پس تمام دنیا میں یہی کوششیں جماعت کے خلاف جاری ہو چکی ہیں جہاں جہاں یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ جماعت کو خصوصیت سے کامیابی نصیب ہوئی ہے وہاں ایک مخالفانہ چال ضرور چلی جاتی ہے وہ سارے (۔) جو سوئے ہوئے تھے ایک دم اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی تو خدا کی زمینیں تھیں۔ وہاں جا کے کام کیوں نہ کیا۔ لیکن احمدیت کو جب خدا تعالیٰ زمینیں عطا کرنے لگتا ہے تو ان کو جوش آجاتا ہے ان زمینوں پر قبضہ کی کوشش کرتے ہیں جن پہ احمدیت قبضہ کر رہی ہے۔ یہی چیز ہندوستان میں بھی ظاہر ہوئی ہے۔ (۔) جب دیکھا کہ جماعت احمدیہ پھیل رہی ہے تو اس کی تکلیف پہنچی ہے' شرک کے پھیلنے کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ چنانچہ سارے ہندوستان میں جب شرک پھیل رہا تھا اور جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے والے شرک پھیلا رہے تھے کھلم کھلا اس وقت ان کو کوئی ہوش نہیں آئی۔ جماعت احمدیہ ہی تھی جو اس وقت بھی ان لوگوں سے نبرد آزما تھی۔

اب چونکہ ہندوستان کی توجہ جماعت کی طرف ہو گئی ہے (۔) تو میں نے جماعت کو یہی تاکید کی کہ آپ صبر سے کام لیں اور صبر کا یہی وقت ہوا کرتا ہے اس سے پہلے آپ کا حسن خلق دکھانا اور یہ کہنا کہ دیکھو ہم بڑا صبر کر رہے ہیں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ جب آزمائش آئے اور آزمائش کے مقابل پر صبر مضبوطی سے اپنے پاؤں پر قائم رہے اور آندھیوں کے مقابل پر وہ اس طرح استقامت دکھائے جیسے مضبوط جڑوں والے درخت آندھیوں کے مقابل پر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ صبر ہے اور ان لوگوں کی پرورش خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

اور (-) مطلب (-) یہ بنتا ہے کہ اگر تم ایک تھے تو تمہیں پھیلا دیا جائے گا اور زیادہ زمینیں تمہارے سپرد کر دی جائیں گی اور خدا کی زمینیں بہت ہیں اس لئے فکر نہ کرنا تمہارے پاؤں تلے سے زمین نہیں نکالی جائے گی بلکہ تمہاری زمین بڑھائی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہی ہوا۔ ہندوستان میں جب سے جماعت احمدیہ شروع ہوئی ہے آج تک اتنی بیعتیں نہیں ہوئیں جتنی اس سال ہوئی ہیں جبکہ (مخالفوں) نے اپنا پورا زور مار دیا تھا' ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے' ہر طرح کے حربے اختیار کئے (-) اور علاوہ ازیں نو احمدیوں پر بدنی ظلم کئے گئے۔ بعض علاقوں میں گاؤں کے گاؤں ان پہ چڑھ آئے اور اب خدا کے فضل سے اسی ظلم کے سائے تلے جماعت احمدیہ آگے بڑھی ہے اور بعض علاقوں میں جہاں یہ ظلم ہو رہا تھا میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ تم نے رکنا نہیں' یہ تم عہد کرو اور یہ صبر کا حصہ ہے۔ جو مرضی ہو تم صبر کے ساتھ ذکر الٰہی کرتے ہوئے آگے بڑھو اور ضرور تم کامیاب ہو گے۔

چنانچہ آج ہی کی ڈاک میں مجھے یہ خط دکھائی دیا اور یہ اس جمعہ سے تعلق رکھنے والا ہے۔ ایک دوست لکھتے ہیں یعنی ایک علاقے کے منتظم اعلیٰ ہیں وہ کہتے ہیں جہاں پہلے ہمیں مار پڑا کرتی تھی وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور بعض گاؤں اپنی (بیوت الذکر) سمیت احمدی ہو گئے ہیں اور انہوں نے (-) کہلا بھیجا ہے اب اگر تم آئے تو اپنی خیر منا کے آنا۔ میں نے ان کو تاکید اً لکھا ہے فوری طور پر کہ اب ان کو بھی صبر کی تلقین کرو لیکن جب انسان کثرت سے دیکھتا ہے تو بعض دفعہ ایسے جوش کے اظہار ہو بھی جاتے ہیں ان کو سمجھانا ہے پیار سے اور یہ میرا پیغام براہ راست ان کو پہنچ رہا ہو گا' وہ غور سے اس بات کو سن لیں کہ اب جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ان علاقوں میں بھی غلبہ عطا کیا ہے جن میں پہلے غیروں کا قبضہ تھا جو آپ پر ظلم کیا کرتے تھے آپ کا غلبہ اس وقت ہو گا جب آپ (دین حق) کی تعلیم کے مطابق غلبہ حاصل کریں گے اور اس غلبے میں مظلومیت شامل ہے۔ آپ کی مظلومیت آپ کے ہاتھ سے نہیں جانی چاہئے۔

اگر عددی کثرت ہو اور اس کے باوجود بدلہ لینے کی طاقت رکھتے ہوئے انسان جسمانی بدلہ نہ لے تو یہ صبر ہے۔ اگر جسمانی طاقت نہ ہو اور انسان خاموش بیٹھا رہے تو اس کو صبر نہیں کہا جاتا خواہ صبر ہو بھی مگر صبر دکھائی نہیں دے گا وہ صبر دکھائی اس وقت دے گا جب جسمانی غلبہ ظاہر ہو چکا ہو اور پھر دوسروں کو ظلم کا حوصلہ ہو اور غالب آنے والے جانتے ہوئے کہ ہم طاقتور ہیں اپنے ہاتھ روک لیں وہ روکنا خدا کی خاطر ہو گا۔ پس ان احمدیوں کو میری نصیحت ہے' میرا خط تو نہ جانے کب پہنچے گا لیکن اس خطبے کے ذریعے وہ خوب سن لیں کہ ان سب علاقوں میں جہاں خدا تعالیٰ نے آپ کو غلبہ عطا فرمایا ہے آپ کی تعداد کی وجہ سے نہیں فرمایا' آپ کی مظلومیت کی وجہ سے غلبہ عطا فرمایا ہے' آپ کے صبر کی وجہ سے غلبہ عطا فرمایا ہے اگر مظلومیت ہی ہاتھ سے جاتی رہے اور صبر ہی جاتا رہا پھر خدا کا یہ وعدہ کہ (جو صبر کرے گا اس کو بے حساب اجر دیا جائے گا) یہ آپ سے واپس لے لیا جائے گا۔

پس جو بے حساب مل رہا ہے اس کو چھوڑ کر اسی پرانے حساب کے مطابق ایک ایک دو دو بعتوں پر اگر آپ نے واپس لوٹنا ہے تو پھر جو مرضی کریں لیکن خدا تعالیٰ کی تعلیم کو اگر پیش نظر رکھنا ہے تو ہر غلبے کے ساتھ جو جسمانی ہو روحانی غلبہ اس طرح حاصل کریں کہ آپ مظلوم ہی رہیں' آپ ظالم کبھی نہ بنیں' اور وہ لوگ جو مظلوم رہتے ہیں ان پر بعض دفعہ دوسروں کو بڑے بڑے حوصلے پیدا ہو جاتے ہیں ان پر ہاتھ اٹھانے کے وہ بھی برداشت کریں۔ رفتہ رفتہ خدا ظلم کے ہاتھ کاٹے گا اور کئی طریقوں سے خدا تعالیٰ یہ کارروائی کیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ آسمانی طور پر ایسے دشمن غضب کا نشانہ بنا دیئے جاتے ہیں آپ کی آنکھوں کے سامنے خدا ان سے انتقام لے گا جو آپ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے اور ایسے واقعات خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مختلف جگہوں سے رونما ہونے لگے ہیں۔ جہاں احمدیوں نے صبر سے کام لیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی حالت کو دیکھ کر دشمنوں پر ان کے بداعمال ظاہر کرنے شروع کر دیئے ہیں اس دنیا میں بھی ان کے ساتھ یہ سلوک ہے اور رہے گا اور آخرت میں بھی ہو گا۔

تو جب خدا خود آپ کے خلاف اٹھنے والوں (-) کے لئے موجود ہے تو آپ کو ضرورت کیا ہے۔ پس صبر کے ساتھ (کلام الٰہی) میں توکل کو آپ ہمیشہ وابستہ پائیں گے' صبر اور توکل اکٹھا چلتے ہیں' صبر میں ایک تو پھلاؤ ہے وہ رحمتیں ہیں جو خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہیں۔

دوسرا توکل ہے کہ خدا خود دشمنوں سے نپٹتا ہے۔

(اس کے بعد حضرت صاحب نے ہندوستان میں مسلمانوں کی طرف سے اس مطالبے کا تجزیہ فرمایا کہ حکومت احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے)

پس جماعت احمدیہ جب تک صبر پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس کا کوئی بھی بال بیکا نہیں کر سکتا کوئی بگاڑ نہیں سکتا لیکن توکل ساتھ رکھیں یقین رکھیں خدا پر اور ناجائز حربے استعمال نہ کریں یہ دو شرطیں ہیں جو لازم ہیں۔ اگر یہ شرطیں آپ پکڑے رکھیں گے تو خدا کے فضل کے ساتھ ضرور پھیلتے چلے جائیں گے۔

(-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ اے میرے بندو' عباد مراد ہے اے میرے بندو (-) وہ میرے بندو جو ایمان لے آئے ہو (-) اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو (-) تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل دکھایا ہے ان کو اس دنیا میں ہی حسن عمل کا اجر عطا کیا جائے گا۔ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ پس وہ انتظار کریں اور ان کے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ ان کا اجر دے گا اگر یہ بھی فرماتا تو صبر کی تلقین کے ساتھ یہ کہہ دیا جائے تو حرج کوئی نہیں مگر خدا اپنے بندوں کو عجیب صبر کی تلقین کرتا ہے۔ صبر کی تلقین کرتے ہوئے ساتھ یہ وعدہ بھی فرماتا ہے کہ اس دنیا میں بھی ہم تمہیں تمہارے بہترین اعمال کا بہترین بدلہ دیں گے۔

پس (-) صبر سے مراد (صاحب ایمان) کا توکل اور انتظار ہے (-) جہنمیوں کے لئے صبر کرو یا نہ کرو فرق ہی کوئی نہیں پڑتا مگر انتظار کا محاورہ استعمال فرمایا ہے' وہ انتظار کر رہے ہیں تم بھی انتظار کرو (-) ان کو صبر آتا ہی نہیں اگر صبر آتا ہو تو اپنی شکست کو تسلیم کریں اور دلائل کی رو سے اور محبت کے پیغام کے ذریعے وہ غالب آنے کی کوشش کریں یہ کھلا میدان ہے جو چاہے اس میدان میں آئے اور مقابلے کرلے۔ ان کو چھوڑنا بتاتا ہے کہ وہ صبر کر نہیں سکتے۔ صبر ان کو آتا ہی نہیں ہے اور صبر نہ کرنے والوں کا کبھی نیک انجام نہیں ہوا۔ یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم حسن عمل دکھاؤ ان معنوں میں نہیں کہ نتیجے کے لئے تمہیں مرنے کے بعد تک صبر کرنا پڑے گا۔ حسن عمل دکھاؤ اور صبر کرو تو اسی دنیا میں تمہاری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے صبر کے نیک نتیجے نکلیں گے۔ تمہارے حسن عمل کے بہت خوبصورت نتائج تمہاری آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوں گے اور ان نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ (-) اللہ کی زمین کو وہ کھلا اور پھیلا ہوا دیکھیں گے۔ (یہ) مضمون اس (-) کے معا بعد رکھا گیا ہے حالانکہ بظاہر اس کو صبر کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ نے (-) صبر سے پہلے (اللہ کی زمین کو کھلا رکھنے کا مضمون) رکھا ہے جس کا اس وعدے سے تعلق ہے' (اس دنیا میں تم کو حسنات ملیں گی)

ایک تو صبر کرنے والوں کے لئے یہ خیال کہ خدا کی زمین وسیع ہے یہ ان کی تقویت کا موجب بنتا ہے مگر یہاں حسن عمل دکھانے والوں کو وسعت ارضی کا وعدہ دیا گیا ہے اس دنیا میں ان کو کیا خوبصورت نتائج دکھائے جائیں گے۔ ایک یہ ہے (-) کہ خدا کی زمین بڑی وسیع ہے اور نئی نئی زمینیں تمہیں دکھائی جائیں گی' نئی نئی قومیں تمہارے سامنے لائی جائیں گی (-)

پس جماعت احمدیہ کو (اللہ کی زمین کھلا رکھنے کا) کہنے میں ایک (پیش خبری) ہے کہ خدا تعالیٰ تمہاری زمین کو پھیلائے گا اور وسیع کر دے گا (-) تو ایک تو یہ معنی ہے (-) کہ تمہاری زمین ضرور پھیلے گی اور دوسرا یہ معنی ہے کہ اور قوموں کی طرف بھی توجہ کرو۔ جن جگہوں پر خدا تعالیٰ تمہیں کامیابی عطا کرتا ہے وہاں تک نہ ٹھہرے رہو اگر تم تلاش کرو گے تو خدا کی زمین بہت پڑی ہوئی ہے کام والی۔ پس ایک بنیادی فرض کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے جو عام طور پر لوگوں کو دکھائی نہیں دیتا اور یہ دکھائی نہ دینے کی وجہ سے (دعوت الی اللہ) کرنے والوں کو بعض دفعہ بہت بڑا نقصان پہنچ جاتا ہے۔

اب جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے کسی خاص علاقے میں عددی غلبہ عطا کیا ہے ان کو یہ بھولنا نہیں چاہئے کہ ارض اللہ اتنی واسع ہے' اتنی وسیع ہے کہ ہندوستان میں ہزارہا میل کے ایسے ٹکڑے ان کو دکھائی دیں گے جہاں ایک بھی (احمدی) نہیں ہو گا اس لئے اپنے چھوٹے سے علاقے میں غلبے کو دیکھ کر خواہ وہ کتنا عظیم غلبہ دکھائی دے یہ بات بھول جانا کہ (اللہ کی زمین وسیع ہے) یہ ان کی بے وقوفی ہو گی اور ایسی بیوقوفیاں بسا اوقات نقصان پہنچاتی ہیں۔ ہندوستان میں جو پہلے ہندوستان تھا' پاکستان اور ہندوستان دونوں مل کر اسی کا حصہ ہیں ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے اور میں نے اس پہلو سے خاص طور پر نظر دوڑائی ہے ان جماعتوں میں جہاں ان کو عددی غلبہ ہو گیا۔ انہوں نے سمجھا کہ سارا ضلع ہی فتح ہو گیا یہ نہیں سوچا کہ (اللہ کی زمین وسیع ہے) تمہاری زمین تو چھوٹی سی تھی جو ارد گرد پھیلی ہوئی جگہیں ہیں وہاں نظر تو ڈال کے دیکھو' بہت بڑی زمینیں پڑی ہوئی ہیں۔ جہاں تمہیں کام کرنا باقی ہے اور تم نے ابھی کام نہیں شروع کیا۔

تو اللہ تعالیٰ حسن پر حسن عطا کرتا چلا جاتا ہے مگر تمہاری وسعتوں کے ساتھ دوسری وسعتیں تمہیں بلاتی ہیں اور اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور یہ پیغام ایک اور رنگ میں ابھرتا ہے (اللہ کی زمین وسیع ہے) اس زمین کو خدا نے تمہارے سپرد کیا ہے کافی نہ سمجھو اور بھی زمینیں پڑی ہوئی ہیں۔ پس اس پہلو سے جب آپ گردوپیش کو دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ بہت بڑے علاقے پڑے ہیں جہاں احمدیت کا کوئی نشان نہیں ہے۔ انگلستان کی جماعت کو میں اس پہلو سے متوجہ کرتا ہوں کہ وہ پہلے مخاطب ہیں' باقی سب جماعتیں بھی ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ ہی مخاطب ہوں گی۔ تو آپ کو میں متوجہ کرتا ہوں آپ انگلستان کا جائزہ لے کر دیکھیں ہمارے کام کرنے والے اٹھتے ہیں اپنی جماعتوں میں پہنچ جاتے ہیں اور جماعتوں کے اس محلے میں پہنچ جاتے ہیں جہاں احمدی ہیں حالانکہ اگر وہ ان کو چھوڑ کر دوسری جگہ پھر کر دیکھیں تو جس شہر میں وہ سمجھتے ہیں کہ بڑے احمدی ہیں وہ احمدی آٹے میں نمک کی طرح بھی دکھائی نہیں دیں گے۔

پس (اللہ کی زمین وسیع ہے) کا مضمون تو ہر جماعت کے گردوپیش سے شروع ہو جائے گا اور ان کو چھوڑ کر باقی شہر اور بستیاں گن کے دیکھیں کتنی ہیں آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ جماعت کی تعداد اگر ستر ہے تو یہاں جو بستیاں ساری شمار کرلی جائیں تو ستر ہزار سے زائد ہوں گی۔ اللہ بہتر جانتا ہے میں نے اس کے اعداد و شمار نہیں دیکھے لیکن یہ مجھے معلوم ہے کہ ہر کاؤنٹی میں بے شمار بستیاں ہیں' چھوٹے چھوٹے گاؤں...... ان کو کہتے ہیں بڑی بستیاں' بعض زمیندار ہیں جن کی اپنی آبادی ہے ایک اور وہی ان کی بستی بن جاتی ہے۔ پس اگر انگلستان کی بستیاں شمار کریں تو ستر ہزار سے بھی بہت زیادہ ہوں گی اور یہ بھی مضمون ہے (اللہ کی زمین وسیع ہے) کا۔ تم دیکھو تو سہی کہ خدا کی زمین کتنی وسیع پڑی ہوئی ہے وہیں وہیں بار بار پہنچیں جہاں پہلے بھی پہنچ چکے ہیں اور ان سارے علاقوں کو شمار کریں جو کہ ہیں ہی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

چنانچہ پاکستان میں اب سیالکوٹ کی مثال سامنے ہے بڑی دیر تک وہ اپنے عددی غلبے کو جو ایک چھوٹے سے حلقے میں تھا سارے ضلع پر غلبہ شمار کرنے لگے اور یہ حد سے زیادہ بے وقوفی تھی کہ (اللہ کی زمین وسیع ہے) کے مضمون پر غور نہیں کیا انہوں نے۔ اگر وہ دیکھتے تو پتہ چلتا کہ وہ تو کچھ بھی نہیں' اردگرد جو خالی جگہیں پڑی ہوئی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں۔(-) تو یہ عجیب حالت ہے کہ جماعت کے اردگرد جو خالی جگہیں تھیں اس پر خود (مخالفوں) کو قبضہ دے دیا اور جو پودے ہیں یہ بعض دفعہ اتنی تیزی سے نشوونما پاتے ہیں اس لئے سیالکوٹ میں ہمارے لئے ایک بڑی مصیبت یہ بن گئی کہ مخالفانہ پروپیگنڈا اتنا زیادہ کیا گیا کہ وہ جو احمدی بستیاں تھیں وہ چھوٹے چھوٹے جزیرے دکھائی دینے لگے بلکہ ان سے بھی کم۔ اب اردگرد ان کے لئے (دعوت الی اللہ) مشکل بنادی گئی۔

اتنی دیر خاموشی سے اس کو دیکھنا یہ نفسی تکبر کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے انسان سمجھے کہ مجھے غلبے کی ضرورت تھی وہ مل گیا اور جو میں نے پہلے مضمون بیان کیا تھا اصل میں اس کی وجہ سے ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں عددی غلبہ پیدا کرنا دین کا مقصد ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ مظلومیت کو بڑھانا اور صبر کو وسعت دینا یہ دین کا مقصد ہوا کرتا ہے۔ دنیا میں جتنی خرابیاں ہیں یہ قوموں کے عددی غلبے کی وجہ سے ہیں۔ جب قوموں کو عددی طور پر ایک وسعت اور طاقت نصیب ہوتی ہے تو پھر وہ متکبر ہو جاتی ہیں' پھر وہ ظلم کیا کرتی ہیں۔ مظلومیت کو اس طرح پھیلانا اور صبر کو اس طرح وسعت دینا کہ آپ غالب آجائیں تو صبر غالب آئے' غالب آتے ہوئے صبر کرنا سیکھیں اور صبر کرنا سکھائیں۔ مظلومیت اختیار کئے رہیں' اس کو چمٹے رہیں اور مظلومیت کے ذریعے ظالم کو جواب دیں یہاں تک کہ آپ اس طاقت میں آجائیں کہ ظالم بننا چاہیں تو بن سکیں لیکن ظلم کا پھل تو آپ دیکھ چکے ہیں اور چکھ چکے ہیں۔

اکثر ظلم کا نشانہ جماعت احمدیہ ہی بنائی گئی ہے لیکن مظلومیت کا پھل بھی آپ چکھ رہے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ یہ بہتر ہے' یہ خوبصورت پھل ہے' یہ طیبہ رزق ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آسمان سے باتیں کرنے والے درخت ہیں جو پھیلیں گے اور ساری زمین پر غالب آسکتے ہیں اگر خدا چاہے۔ تو اس لئے اس کی طرف توجہ دیں اپنی مظلومیت اور صبر کی اقدار کی حفاظت کریں اور (اللہ کی زمین وسیع ہے) کی طرف نظر رکھیں۔ خدا جب آپ کو پھیلاتا ہے اگر آپ نے صبر سے ساتھ پھیلانا بند کر دیا اور خود اپنے ہاں متکبر ہو کے بیٹھ گئے تو (اللہ کی زمین وسیع ہے) آپ کے لئے نہیں رہے گی غیروں کے لئے بن جائے گی۔

پس دو طرح سے ہم نے زمیندارے میں دیکھا ایک تو یہ کہ جس فصل کی خاص نگہداشت کی جائے وہاں یہ گندا بوٹا ضرور پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ کوشش کرتا ہے کہ وہ کھیت کا خون چوس کر اس غیر کو پہنچا دیں جو مقصود نہیں ہے زمیندار کا۔ اور کچھ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض زمینوں پر پہلے سے ہی گندی بوٹیاں قبضہ کر لیتی ہیں ان پر بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور اس محنت کے تعلق میں مجھے سندھ میں تجربہ ہوا جس میں کلر کا غلبہ بھی شامل تھا اور بوٹیوں کا بھی۔ میں جب تک وہاں ان زمینوں کا نگران تھا میں منتظمین کو یہ ہدایت کرتا رہا ہوں کہ اکٹھا ہاتھ نہ ڈالو کچھ کچھ حصے پہ قبضہ کرو اور صبر کا ایک یہ بھی مضمون ہے۔ کام بہت بڑا ہے پچاس ہزار ایکڑ آپ نے اپنانے ہیں اور ان کو کاشت کر کے زمیندارے کو وہاں نفع مند بنانا ہے یہ کام ہے اگر صبر سے کام نہیں لیں گے تو جلدی کریں گے اور جلدی میں ایسی ایسی سکیمیں بناتے ہیں کہ سارا علاقہ ایک دم ہاتھ میں آجائے کبھی بھی نہیں آیا کرتا' کچھ بھی حاصل نہیں ہوا کرتا۔

تو جو باتیں اپنے منتظمین کو سمجھایا کرتا تھا وہ اب ساری جماعت کو سمجھا رہا ہوں کہ جن علاقوں میں (—) گندگی پھیلا دی ہے ان کے بعض چھوٹے حصے خصوصیت کے ساتھ زیر نظر لائیں' ان کی اصلاح کریں' ان کی زمینوں کو صحت مند زمینیں بنا دیں اور ان کو اپنا لیں تو پھر خدا تعالیٰ (اللہ کی زمین وسیع ہے) کا ایک نیا معنی آپ کو عطا کرے گا اور آپ دیکھیں کہ اردگرد کی جو منحوس زمین تھی وہ (—) زمین میں تبدیل ہونی شروع ہوئی ہے اور یہ ساری زمین اللہ کی زمین بن گئی ہے۔ اگرچہ اللہ ہی کی ہے مگر (اللہ کی زمین وسیع ہے) (— — — — — — — — — —

— — — — —) یہ شیطان کی یا دشمن کی ہو چکی ہے تم نے اس سے چھیننی ہے اور واپس لے کے خدا کے حضور پیش کرنی ہے۔ پس اس طرح ہر ملک میں اگر جماعت اپنے گردوپیش پر نظر ڈالے تو بہت سی (—) زمینیں ہیں۔

اور وہ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ ہم ان کو کس طرح اصلاح پذیر کریں گے سوال اس لئے اٹھتا ہے کہ بے صبری ہے طبیعت میں سوال اس لئے اٹھتا ہے کہ وہ چاہتے ہیں جلدی ہو جائے اور ہم کر نہیں سکتے وہ سمجھتے ہیں میرے مطالبے یہ ہیں کہ تم تین لاکھ سے چھ لاکھ ہو جاؤ' چھ لاکھ سے بارہ لاکھ ہو جاؤ تو اس کی وجہ سے گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ میں وہ طریقے بھی تو بتاتا ہوں جن کے ذریعے سے چھ بارہ ہو سکتے ہیں لیکن یہ صبر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ ایسے لائحہ عمل اختیار کئے جائیں جن میں صبر کے ساتھ لازماً آپ نے آگے بڑھنا ہے۔

پس اس پہلو سے آپ یاد رکھیں کہ تھوڑے تھوڑے علاقے اپنے گردوپیش میں ایسے دیکھیں جن پر آپ قابض ہو سکتے ہیں۔ اور دور دور کے علاقوں میں پیغام رسانی کریں یہ دونوں کام بیک وقت ضروری ہوا کرتے ہیں کیونکہ مختلف جگہ Oasis بنائے جاتے ہیں یعنی نخلستان اور وہ نخلستان پھر خدا کے فضل سے پھیلنے لگتے ہیں۔ تو دو طریق سے کام کریں جماعتیں اپنے گردوپیش دیکھ کے خالی زمینوں پر محنت شروع کر دیں اور ان کی اصلاح شروع کریں اور جو علاقے بالکل خالی پڑے ہیں ان میں کہیں نہ کہیں پیڑ لگانے شروع کر دیں تاکہ ہریاول جگہ جگہ دکھائی دینے لگے اس طریق پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بے صبری کے بغیر انسان آگے بڑھتا ہے اور جگہ جگہ چونکہ کچھ درخت دکھائی دیتے ہیں اس لئے زمیندار کی نظر خوش ہوتی ہے دیکھ کر اور رفتہ رفتہ اس کی زمین بڑھتے بڑھتے سارے ملک پہ پھیل جاتی ہے۔

ابھی ہمارے کام بہت زیادہ ہے اس سال اگر ہم اپنے مقصد کو حاصل کر لیں جو ہم نے ٹارگٹ بنایا تھا اس کو پا لیں تو اگلے سال یہ تگنا ہو گا جو بہت ہی زیادہ مشکل ہو چکا ہو گا۔ مگر جو (کلام الٰہی) نے نصیحتیں فرمائی ہیں (-) اگر ان باتوں کو چمٹے رہیں تو آپ دیکھیں گے کہ ناممکن چیز ممکن ہوتی چلی جا رہی ہے اور ضرور ہو گی یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے۔ جن جماعتوں کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی توفیق بخشی تھی گزشتہ سال تین لاکھ مثلاً بنائے وہ چھ لاکھ پر بہت گھبرا رہے تھے ان سے میں نے کہا کہ تم نے کون سے بنانے ہیں' اللہ نے بنانے ہیں' تم اللہ کے بتائے ہوئے کاموں پر اس کی ترکیبوں پر عمل کرنا شروع کر دو پھر توکل کرو کام کے بغیر توکل نہیں ہو گا۔ اونٹ کا گھٹنا باندھا جائے پھر توکل شروع ہوتا ہے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا جائے اس کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو یہ توکل نہیں ہے۔

تو میں نے ان کو سمجھایا کہ تم توکل ان معنوں میں کرو کہ جو جو آپ کو ہدایتیں دی جا رہی ہیں ان پر عمل شروع کر دیں اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دیں اب وہ چھ والے جو تھے جنہوں نے تین سے چھ کرنا تھا اور اب وہ ہمیں لکھ رہے ہیں کہ اللہ نے چاہا تو ہم نے دس بنانے ہیں اور آپ دیکھیں گے کہ ہم کس تیزی سے اپنے اس نئے ٹارگٹ کی طرف بڑھ رہے ہیں' چھ کی بجائے دس لاکھ نئے احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو پیش کئے جائیں گے۔ تو صبر کے نتیجے میں حوصلے بھی بڑھتے ہیں' صبر کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ مزید حسن عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے لیکن ان کو یہ نہیں پتہ کہ اگلے سال میں نے دس کو سامنے رکھنا ہے چھ کو نہیں رکھنا اور دس کو بیس کرنے کا کہوں گا تو اچھا ہے ان باتوں سے آنکھیں بند رہیں مگر اگر وہ توکل علی اللہ کریں گے' اگر وہ دعاؤں سے کام لیں گے تو دس بیس بھی ہو جائیں گے۔

اور میں دیکھ رہا ہوں کہ اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سے ملکوں میں جماعت اس تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے کہ جہاں پہنچ کر پھر الٹ جایا کرتی ہے دوسری طرف۔ رفتار ایک حد تک تو ان معنوں میں بے حساب بھی ہوتی ہے اور حساب بھی رکھتی ہے' بے حساب یہ کہ ہماری توقع سے بہت زیادہ مل رہا ہے' حساب یہ کہ دگنا ہو رہا ہے اور پھر دگنا اور پھر دگنا مگر آخر پہ جا کر عموماً دیکھا گیا ہے کہ پھر ساری جماعت باقی سارے ملک پر اثر انداز ہو گی اور وہ تھوڑی تھوڑی تعداد میں آنے کی بجائے ایک دم سارے کا سارا ملک ٹوٹ جاتا ہے اس کو پنجابی میں کہتے ہیں ڈھایا پڑ گیا۔ ایک دریا جب سیلاب میں طغیانی دکھاتا ہے تو ایک موقع پر آکر پہلے کناروں کو erode کرتا چلا جاتا ہے اس کے بعد پھر جب ڈھایا پڑتا ہے تو سارے کے سارے کنارے ٹوٹ ٹوٹ کے نیچے جا گرتے ہیں اور پھر وہ دریا کی حدود میں نہیں رہتا پانی بلکہ باہر نکل کر سارے ملک میں پھیل جاتا ہے۔

اس پہلو سے مجھے بعض ملکوں میں ڈھایا پڑنے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر آپ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اگلے دو سال میں ہمیں ضرور خدا تعالیٰ ایسے حیرت انگیز نظارے دکھائے گا جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے لیکن ساری جماعت کے لئے ان سب کے لئے دعا کرنا ضروری ہے کیونکہ جتنے زیادہ تیزی کے ساتھ احمدی پھیلیں گے اتنے ہی زیادہ اس کے خطرات بھی ہیں اور ان کو سنبھالنے کا کام ہے جو بہت مشکل ہے اس ضمن میں میں نے گزشتہ خطبے میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو اور ان کی وساطت سے آپ سب کو نصیحت کی تھی کہ ساتھ ساتھ بعض بنیادی عملی کمزوریاں ہیں جن کو دور کرنے کی کوشش کریں ان میں سب سے پہلے (کلام الٰہی) کی طرف توجہ دلائی تھی۔

جن گھروں میں باقاعدہ روزانہ تلاوت ترجمے کے ساتھ نہیں ہوتی اور ترجمے کے ساتھ (کلام الٰہی) نہیں پڑھا جاتا آپ بودی نسلیں آگے بھیجنے والے بنیں گے' نام کے احمدی رہیں گے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کب تک رہیں اور کام کے کبھی بن بھی سکیں گے کہ نہیں کیونکہ جن کو بچپن سے (کلام الٰہی) سکھایا جائے اور (کلام الٰہی) کا گھروں پر غلبہ ہو یہ وہ لوگ ہیں جن کا (کلام الٰہی) باقی بستی پہ بھی غالب آیا کرتا ہے اپنے گھروں پہ غالب کر لیں اپنے بچوں پر غالب کر لیں' ہر بچے پر یہ فرض کر دیں کہ وہ (کلام الٰہی) کو سوچ سمجھ اور روزانہ کچھ نہ کچھ اتنا ضرور (کلام الٰہی) کا عرفان حاصل کرے کہ اس کے نتیجے میں اس کی اپنی تربیت شروع ہو جائے۔ یہ مضمون (اللہ نے چاہا تو) اگلے یا اس کے بعد کے کسی خطبے میں نسبتاً زیادہ تفصیل سے آپ کے سامنے رکھوں گا۔

سر دست یہ بیان کرنا مقصود تھا کہ (-) خدا کی زمین وسیع ہے' ہمارے لئے پھیل رہی ہے اور اس کے علاوہ اور دور کی زمینیں دکھائی دینے لگی ہیں وہ زمینیں ہمیں دکھائی دینے لگی ہیں جو پہلے نظر سے بالکل اوجھل تھیں۔ ان میں کام باقی ہے اور بہت بڑے کام پڑے ہوئے ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ عرب میں خدا تعالیٰ کے فضل سے' عرب سے میری مراد ہے وہ سارے ممالک جن میں عربی بولی جاتی ہے' بہت کام پڑے ہوئے ہیں۔ اس دفعہ کینیڈا میں مجھ سے بعض عربوں نے بڑے زور سے یہ سوال کیا کہ تم کہاں رہے ہو اتنی دیر (-) بتایا نہیں (— — — — — —) ہمیں کیوں محروم رکھا گیا؟ ان کو میں نے بتایا کہ ہم نے محروم نہیں رکھا تمہارے اپنے بڑوں نے تمہیں محروم رکھا ہے۔ یا (مخالفوں) نے محروم رکھا ہے یا حکومت نے محروم رکھا ہے اور ہماری کوشش تو تھی اور صبر کے ساتھ ہم مسلسل عربوں کو چاہتے رہے' عربوں سے محبت کرتے رہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اور اپنے محسن کا یہ احسان ہم کبھی بھی نہیں بھولے کہ عربوں میں سے وہ شخص پیدا ہوا ہے اور اس قوم نے ساری دنیا پر (دین حق) کے احسانات کئے ہیں اس قوم کا ہم پر ایک حق ہے اور اب ضروری ہے کہ ہم اس حق کو کسی نہ کسی رنگ میں اتارنے کی کوشش کریں۔

چنانچہ ان کو پیار سے سب کو سمجھایا اور بتایا کہ تمہارے اپنے مذہبی راہنما' تمہاری حکومتیں اس راہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں حائل رہی ہیں لیکن یہ بھی جماعت کا صبر تھا کہ کوششیں نہیں چھوڑیں اور اب (۔) آواز اتر رہی ہے اور تصویروں کے ساتھ اتر رہی ہے یہ بھی دراصل صبر ہی کا پھل ہے اور زمین کی وسعتوں کا ایک یہ بھی نشان ہے۔(اللہ کی زمین وسیع ہے) کا یہ آخری معنی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جو وسائل عطا کئے ہیں ان میں وہ ساری زمینیں بھی جو ہم جہاں تک پہنچ نہیں سکتے تھے (۔) آواز ان تک اتر رہی ہے اور وہ زمینیں جماعت احمدیہ کے قبضے میں آرہی ہیں اگر آپ اسی طرح ہر پہلو سے جو جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اپنے سامنے رکھتے ہوئے کوششیں کریں گے زمین پر پھیلیں گے (۔) سے بھی اتریں گے تو امید ہے (اللہ نے چاہا تو) وہ کام جو آپ کو مشکل دکھائی دے رہا ہے آئندہ چند سالوں میں اگلی صدی شروع ہونے سے پہلے پہلے ممکن ہو جائے گا۔

میں اسی پہلو پر غور کر رہا تھا تو خدا تعالیٰ کے احسانات کے نیچے میرا سارا وجود ٹوٹ گیا۔ پھر مجھے ایک دم خیال آیا کہ اے اللہ کئی لوگوں کو تو خوابیں دکھاتا ہے اور وہ ان کی تعبیروں کے انتظار میں اپنی عمریں گنوا بیٹھتے ہیں تو مجھے ہر سال نئی خوابیں دکھاتا ہے اور ہر سال ان نئی خوابوں کی تعبیریں پوری کر دیتا ہے اس احسان کا بدلہ تو ہو ہی نہیں سکتا مگر اس احسان کے نتیجے میں جو شکر کا حق آتا ہے وہ بھی انسان ادا نہیں کر سکتا۔ شکر کے میدان میں بھی آگے بڑھیں (۔) سے لازماً خدا کی طرف سے ایسے فرشتے اتریں گے جو آپ کی مدد کریں گے اور آپ کی زمینیں بڑھاتے چلے جائیں گے کیونکہ وہ خدا کی زمینیں بننے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

نسیم سیفی

جلسہ سالانہ برطانیہ 1997ء

گزشتہ دنوں محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول اور سابق مربی امریکہ نے اپنے ایک مضمون میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے متعلق خاکسار (نسیم سیفی) لندن سے واپس آکر اپنے تاثرات پیش کرے گا۔ جہاں تک تاثرات کا تعلق ہے جلسہ سالانہ کے دوران ہی خاکسار کا ایک انٹرویو نشر کیا گیا تھا۔ میرے علاوہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب اور محترم محمود احمد صاحب (آسٹریلیا) کے انٹرویو بھی نشر کئے گئے تھے۔ مجھے کئی دوستوں نے بتایا ہے کہ انہوں نے میرا یہ انٹرویو سنا تھا بلکہ لندن میں بعض دوستوں نے یہ انٹرویو سن کر اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا اس انٹرویو میں مجھ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ اس جلسہ کے انتظامات اور ربوہ میں جو جلسہ ہوا کرتا تھا اس کے انتظامات کا آپ کس طرح موازنہ کریں گے' اس سوال کے جواب میں میں نے بتایا تھا کہ اب خدا کے فضل سے اس جلسہ کے انتظامات ویسے ہی مضبوط و توانا ہیں۔ جہاں تک جلسہ کے انتظامات کا تعلق ہے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

ایک وہ حصہ جسے مقامی جماعت کے کارکن سر انجام دیتے ہیں اور دوسرا وہ حصہ جو دنیا بھر سے آنے والے احمدی دوستوں کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ دونوں حصے نہایت عمدگی کے ساتھ انجام پذیر ہوتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسوں کے بہت سے اغراض و مقاصد ہیں۔ اس وقت ان سب کا احاطہ کرنا مقصود نہیں ہے۔ صرف ایک دو باتوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ وہ بنیادی باتیں ہیں۔ اور جلسہ میں شرکت کا ایک بہت بڑا حصہ۔ یہ دو باتیں ہیں ملاقاتیں اور جلسہ میں کی جانے والی تقاریر۔ جہاں تک ملاقاتوں کا تعلق ہے۔ ساری دنیا سے آنے والے احمدی دوستوں سے بھی ملاقات کا لطف آتا ہے۔ لیکن بنیادی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ سے ہوتی ہے۔ اور اگر میں اپنی بات کروں تو کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر یہ ملاقات نہ ہو سکے تو میں اپنے آپ کو جلسہ میں شریک ہی نہیں سمجھتا۔ یہ ملاقات نہ صرف جلسے کا بنیادی مرکز ہے بلکہ اس سے جو حوصلہ ملتا ہے وہ آنے والے دنوں کا اثاثہ شمار کیا جاسکتا ہے۔ میں حضرت صاحب سے ملاقات کے لئے کمرے میں داخل ہوا' تو حضرت صاحب کو اٹھ کر میری طرف آتے ہوئے دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو آگئے۔ اور جب تک حضرت صاحب نے سینے سے لگائے رکھا میری آنکھوں سے آنسو رواں رہے۔ آپ نے مصافحہ اور معانقہ کرتے ہی میرے شعروسخن کا ذکر شروع کر دیا۔ سچ پوچھئے تو میں اس بات پر حیران رہ گیا کہ آپ نے میری نظموں کی اتنی تعریف کی کہ میں بعد میں سوچتا رہا کہ اتنی تعریف کو تو پہنچانا بھی مشکل ہے۔

اس کے بعد میری صحت کا ذکر ہوا۔ حضرت صاحب نے پوچھا کہ دوائی کا نام کیا ہے اور کس سے لی تھی۔ میں نے عرض کی کہ میں نے آج تک دوائیں تو بہت کھائی ہیں۔ لیکن نہ کبھی کسی کا نام پوچھا ہے نہ دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ البتہ یہ دوائی میں نے فلاں شخص سے لی تھی۔ حضرت صاحب نے ایک کارکن کو بلایا۔ اور فرمایا جس نے دوائی دی تھی اسے خط لکھیں اور اس سے پوچھیں کہ کن علامات کے لئے کون سی دوائی تجویز کی تھی۔ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ اس شخص نے کراچی میں میرے لیکچر سنے ہوئے ہیں۔ مجھ سے فرمایا کہ جب جواب آئے گا تو میں دیکھوں گا اگر مناسب ہوا تو اس دوائی کو اپنی کتاب میں شامل کرلوں گا۔ کچھ باتیں دعوت الی اللہ کی ہوئیں۔ میں نے عرض کی کہ 25 سال تک میں مغربی افریقہ میں رہا ہوں۔ ہر سال تقریباً (300) تین سو افراد جماعت میں داخل ہوتے تھے۔ آپ نے فرمایا مجھے حضرت امام جماعت الثالث نے چھ ماہ کے لئے وکیل التبشیر لگایا تھا۔ مجھے بھی یاد ہے کہ زیادہ سے زیادہ تین سو افراد ہی سال بھر میں کسی ملک میں جماعت میں داخل ہوتے تھے۔ میں نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کی۔ کہ اب تو آپ کے ارشاد کے مطابق ہوائیں جھکڑ بن گئی ہیں۔ جن علاقوں میں میں نے کام کیا ہے ان میں جو مربی اب متعین ہیں ان سے میں پوچھتا ہوں تو وہ کہتے ہیں کہ دائیں طرف جاتے ہیں تو چار ہزار افراد شامل ہو جاتے ہیں۔ بائیں طرف جاتے ہیں تو پانچ ہزار مل جاتے ہیں۔ اسی طرح جس طرف بھی جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ جماعت میں داخل ہونے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

ملاقات تو ایک اور بھی کرنے کو بہت جی چاہتا تھا۔ لیکن جس روز ملاقات کا پروگرام تھا۔ اسی روز کے لئے حضرت صاحب نے بریڈ فورڈ کی احمدیہ جماعت کو پاکستان کی گولڈن جوبلی کا جلسہ منعقد کرنے اور خاکسار کو مہمان خصوصی بنانے کی اجازت دی ہوئی تھی۔ چنانچہ اس جلسے میں شرکت کی اور اردو اور انگریزی اخباروں میں اس کی رپورٹیں اور تصویریں شائع ہوئیں۔ اس موقع پر بریڈ فورڈ کے لارڈ میئر بھی تشریف لائے۔ اور انہیں کسی انسانی ہمدردی کی اپیل پر جماعت کی طرف سے دو سو پونڈ دیئے گئے۔ حضرت صاحب سے ملاقات کے علاوہ کئی جماعتوں کے نمائندوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ صومالیہ کی جماعت کے نمائندوں سے ملاقات ہوئی تو کچھ ان کی سیاسی حالت پر تبصرہ کیا گیا اور کچھ جماعت کے ان اولین نمائندوں پر جو ربوہ تعلیم کے لئے تشریف لائے تھے۔ ان کے فوجی دھڑے کے ایک سربراہ محمد آئی دید کا بھی ذکر آیا۔ اور امریکہ نے جو وہاں کردار ادا کیا ہے۔ اس پر بھی گفتگو ہوئی۔ اسی طرح نائیجیریا جماعت کے نمائندوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان میں وہاں کے امیر صاحب بھی شامل تھے جنہوں نے بتایا کہ وہ میرے نائیجیریا سے واپس پاکستان چلے جانے کے بعد جماعت میں داخل ہوئے تھے۔ اور انہیں میرے ایک شاگرد رشید مسٹر ایس بی۔ گیوا نے جماعت میں شامل کیا تھا۔ چونکہ میں نے نائیجیریا میں بیس سال گزارے ہوئے ہیں۔ اس لئے نائیجیریا کے متعلق بہت سی باتیں ہوئیں۔ انڈونیشیا کی جماعت کے نمائندے بھی ملے۔ ان کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے محترم مولوی امام الدین صاحب کا ذکر آیا۔ دیگر کئی جماعتوں کے نمائندے بھی ملے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان نمائندوں سے ملاقات میں سب سے زیادہ ہاتھ اس بات کا تھا کہ حضرت صاحب نے اپنی ہومیو پیتھی کی کتاب کا تعارف کرواتے ہوئے خاکسار سے اس کی مجوزہ قیمت دریافت فرمائی۔ اس سلسلے میں کچھ اور باتیں بھی ہوئیں۔ چنانچہ جب سٹیج پر کھڑے ہو کر میں نے جواب دیا تو تمام حاضرین مجھ سے متعارف ہو گئے۔ اور اجلاس کے ختم ہونے پر مجھ سے ملنے کی خواہش میں میرے پاس آتے رہے۔ کئی پاکستانی جو یورپ کے ممالک میں رہائش پذیر ہیں ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ خاص طور پر اپنے ایک نوجوان شاعر جمیل الرحمان جو ہالینڈ میں قیام پذیر ہیں اور جن کی کتاب پر محترم پروفیسر پرویز پروازی نے حال ہی میں تبصرہ کیا ہے۔

ملاقاتوں کا ذکر جاری رکھوں تو مضمون بہت لمبا ہو جائے گا اب میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد میں سے دوسری بات کا ذکر کرتا ہوں۔ اور وہ ہے تقاریر کا سننا۔

سب سے بنیادی تقاریر تو حضرت امام جماعت کی ہوتی ہیں۔ آپ کے علاوہ جماعت کے علم دوست احباب بڑی محنت سے تیاری کر کے اپنی تقاریر پیش کرتے ہیں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعے دنیا بھر میں یہ سب تقاریر سنی جاتی ہیں۔ ان تقاریر کے ذریعہ جماعت کے علماء سے تعارف بھی ہو جاتا ہے اور مذہبی و دینی علم میں اضافہ بھی۔ چونکہ یہ تقاریر دنیا بھر میں سنی جاتی ہیں اس لئے ان کے موضوعات کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو کچھ سنا اس سے لطف اٹھایا۔ اور مستفید بھی ہوا۔ میں اس سے زیادہ اپنے تاثرات کیا پیش کر سکتا ہوں۔ البتہ انتظامات کے متعلق کسی وقت پھر اللہ کے فضل سے کچھ باتیں بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

تعارف دینی کتب

انصار احمد نذر مربی سلسلہ

اصول الشاشی

مصنف۔ نظام الدین اسحاق بن ابراہیم شاشی

اصول فقہ پر انتہائی بنیادی اور غیر معمولی اہمیت رکھنے والی کتاب ہے اس کا اصل نام خمسین ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مصنف نے پچاس برس کی عمر میں اسے تصنیف کیا لیکن علماء اور فقہ کے طالب علموں میں یہ اصول الشاشی کے نام سے معروف ہے جہاں تک اس کی اہمیت کا تعلق ہے تو یہ دینی مدارس میں پڑھائی جانے والی متداول کتابوں میں سے ہے نیز درس نظامی میں بھی شامل ہے۔ عمومی طور پر اس کا مضمون فقہ کے چار بنیادی ماخذوں (کتاب اللہ۔ سنت رسول' اجماع اور قیاس) کے گرد گھومتا ہے مصنف نے ایک ایک کر کے ان ماخذوں کی تفصیلات بیان کی ہیں اور ان کی تشریحات میں فقہ کی بعض مشکل اصطلاحات بیان کر کے ان کو حل کیا ہے۔ مثلاً کتاب اللہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اس ضمن میں آنے والی اصطلاحات' عام اور عام مخصوص البعض' مطلق اور مقید' مشترک اور مؤول' حقیقت و مجاز استعارہ صریح اور کنایہ وغیرہ کی وضاحت کی ہے۔ غرضیکہ اصول فقہ بلکہ یوں کہنا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصر احمد خالد

اردو ادب میں دو اہم نام

میں نے "اخبار الفضل" ربوہ مورخہ 4۔ ستمبر 1997ء میں شائع شدہ پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی کا مضمون بعنوان "پاکستان میں اردو ادب اور جماعت احمدیہ کا کردار" بہت شوق اور دلچسپی سے پڑھا ہے۔ جو کہ آپ نے "ماہ نامہ خالد" ربوہ ماہ اگست 97ء کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس ضمن میں دو بہت اہم نام شامل نہیں ہو سکے۔

نصیرالدین شیخ کا زندگی سے بھرپور شاعری کا مجموعہ "شاخ نمو" کے عنوان سے ماورا پبلشرز۔ 3۔ بہاول پور روڈ لاہور نے 1994ء میں بڑے اہتمام سے شائع کیا۔ جس کا خوبصورت سرورق مشہور مصور پروفیسر سعید اختر نے بنایا ہے۔ اس مجموعہ کلام کا پیش لفظ پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی نے تحریر کیا ہے۔ اور فلیپ پر ضیا جالندھری' اعجاز حسین بٹالوی' پروفیسر جیلانی کامران اور احمد ندیم قاسمی کی آراء شامل ہیں۔

جناب احمد ندیم قاسمی لکھتے ہیں۔

"نصیرالدین شیخ کو قریب قریب تمام فنون لطیفہ سے جو شغف ہے۔ اس نے ان کی شاعری کو مثبت انداز میں متاثر کیا ہے۔ غزل ہو یا نظم وہ زندگی کے مسائل پر فکر کرتے محسوس ہوتے ہیں۔ اور بین السطور یہ جذبہ نمایاں ہوتا ہے۔ کہ ان مسائل کا کوئی ایسا حل تجویز ہونا چاہئے۔ جو انسان اور انسانیت کے لئے سامان تسکین ثابت ہو۔ ان کی غزل میں اردو فارسی غزل کی جملہ روایات کا احترام و پاس موجود ہے۔ ان کی شاعری' شاعری ہونے کے ساتھ ساتھ ایک وسیع المطالعہ دانشور کا محاکمہ حیات بھی ہے۔ بے ذوقی کے اس دور میں خوش ذوقی کا یہ عمدہ معیار نصیرالدین شیخ کے فن نے مہیا کیا ہے۔ اور بے شک یہ ان کی شاعری کا جلی عنوان ہے۔"

آپ نہایت اعلیٰ پایہ کے مصور بھی تھے۔ اور ان کی مصوری کی نمائش 1995ء میں لاہور کے الحمرا آرٹ گیلری میں ہوئی۔ جس کا افتتاح اس وقت کے سپیکر پنجاب اسمبلی جناب محمد حنیف رامے نے کیا تھا۔ چنانچہ جناب اعجاز حسین بٹالوی لکھتے ہیں۔ "نصیرالدین شیخ شاعری بھی کرتے ہیں۔ اور مصوری بھی۔ مصوری میں ان کا موقلم نہایت آسانی سے لینڈ سیکپ پینٹنگ سے تجریدی فن کی طرف سفر کر جاتا تھا۔ ان کا حسن ذوق رنگوں کے انتخاب میں ان کی رہبری کرتا ہے......"

آپ پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور کے عہدہ جلیلہ پر فائز تھے۔ نہایت دکھ کے ساتھ لکھتا ہوں۔ کہ آپ 30۔ اگست 1997ء کو وفات پا گئے ہیں۔ ان کی تدفین احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی ہے۔ وفات سے پہلے وہ اپنے دوسرے مجموعہ کلام کی اشاعت کا اہتمام کر رہے تھے۔ ان کے چند اشعار قارئین "اخبار الفضل" کے لئے تحریر کرتا ہوں۔

بام ازل سے دیکھئے تو جانئے نصیر
قوسِ زماں کا عکس ہے قوسِ مکان بھی

سوچ کی انجمن آرائی کا عالم ہے عجب
حضرتِ دل کا بھری دنیا میں تنہا ہونا

روشن برنگ لالہ صحرا رہو ابھی
بے تاب مثل موجہ دریا' رہو ابھی

رموزِ زیست کا قائم حجاب رہنے دو
اگر سراب ہے ہستی' سراب رہنے دو

سرابِ زیست کو موج رواں سمجھ بیٹھا
مرے سفر میں یہی اک مقام مشکل تھا

رہِ وصال میں دیوار قد آدم تھی
مرا وجود میری آگہی میں حائل تھا

میری بے رنگی پہ نہ جا
بے رنگی کے رنگ ہیں سات

متذکرہ مضمون میں ایک اور اہم نام شامل ہونے سے رہ گیا ہے وہ ہے محمد داؤد طاہر کا۔ جن کا سفرنامہ "شوق ہم سفر مرا" کو پسند کیا جا رہا ہے۔ یہ سفرنامہ 1995ء میں فیروز سنز۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ اور اس سفرنامہ کے تین ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اس سفرنامے کی پشت پر جناب مستنصر حسین تارڑ اور جناب پروفیسر عطاء الحق قاسمی کی آراء شامل ہیں۔ اور اس کے کئی باب اخبار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس لئے میں اس پر تفصیل سے روشنی نہیں ڈالوں گا۔ تارڑ صاحب کی رائے نقل کر کے ختم کرتا ہوں۔

"شوق ہم سفر میرا" ایک طویل اور محبت بھرے خط کی طرح ہے۔ جو داؤد طاہر نے اپنے پڑھنے والوں کے نام لکھا ہے۔ اور یہ خط اتنی عرق ریزی اور تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے۔ کہ اردو زبان میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ مجھے داؤد طاہر کی غیر معمولی اور حیرت انگیز یادداشت نے بے حد متاثر کیا ہے۔ وہ کسی ایک دن کے کسی ایک لمحے کی تفصیل یاد رکھنے اور ہو بہو کاغذ پر اتارنے پر قادر ہیں۔ وہ بیان میں غیر ضروری آرائش پر یقین نہیں رکھتے۔ اور نہ ہی اپنی نثر میں گلابی ٹکڑے ٹانکتے ہیں۔ اس لئے ان کا سفرنامہ مبنی بر حقائق' سچا اور ستھرا ہے۔ ان کے سفرنامے سے قاری کی اخلاق باختگی کا کوئی احتمال نہیں کہ انہوں نے دیار غیر میں اپنی نظروں کو بھی آلودہ نہیں ہونے دیا۔ اور یوں ان کا سفرنامہ بہو' بیٹیاں بلاخطر پڑھ سکتی ہیں۔

اس سفرنامے سے مصنف کی جو شخصیت سامنے آتی ہے۔ وہ بہت موثر اور دل پذیر ہے۔"

جب انسان جذبات نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

غلام مصطفیٰ تبسم

اخلاقی تعلیم

1925ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) اخلاق اور اعمال کی درستی کے متعلق خطبہ میں فرماتے ہیں۔

اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے صرف ارادہ ہی کر لینا کافی نہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ مشق اور محنت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ محنت اور مشق کے بغیر محض ارادہ کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ لیکن جہاں ارادہ کے ساتھ مشق کا ہونا ضروری ہے اور بغیر محنت مشقت کے محض ارادہ بے فائدہ ہے وہاں پر یہ بات بھی ہے کہ وہ مشقت اور محنت بھی خاص حالات اور خاص اوقات سے تعلق رکھتی ہے اور بہترین حالات اور واقعات میں سے جو اخلاق اور اعمال کی درستی کے لئے مناسب اور موزوں ہیں۔ ان میں سب سے بڑھ کر بچپن کا زمانہ ہے۔ بچپن کے زمانہ میں جس آسانی کے ساتھ ایک بچہ کسی کسب کو سیکھ سکتا ہے اور اس کے لئے محنت اور مشقت کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے۔ بڑی عمر میں برداشت نہیں کر سکتا۔ بچے کے احساسات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ محنت اور مشقت کو بہت کم محسوس کرتا ہے۔ وہ اس خالی پیالے کی طرح ہوتا ہے جس میں ہر ایک چیز ڈالی جا سکتی ہے۔ بچہ ہر ایک کام کے سیکھنے کے لئے تیار ہوتا ہے اس لئے جس امر کی اس کو مشق کرائی جائے وہ با آسانی کر سکتا ہے۔

حضرت صاحب اس سلسلے میں مزید فرماتے ہیں۔

مجھے اپنے بچپن کا زمانہ یاد ہے اور وہ حالات اور واقعات بالکل میری آنکھوں کے سامنے ہیں کہ سخت سے سخت تپش اور شدید گرمی کے وقت میں باہر نکل جاتا اور تپش اور گرمی بالکل محسوس نہ کرتا(-) میں سمجھتا ہوں کہ جو خیالات بچپن میں میرے ذہن میں پیدا ہوتے تھے۔ وہی دوسرے بچوں کے دلوں میں بھی پیدا ہوتے ہوں گے۔ جب کہ انہیں گرمی کے وقت باہر نکلنے سے روکا جاتا ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ بچپن میں ایسی باتوں کا احساس نہیں ہوتا جس قدر محنت اور مشقت کی تکلیف کو بڑا آدمی محسوس کرتا ہے۔ بچہ اس کو محسوس نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت اس کے احساسات کو باطل کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو کسی امر کے لئے مشق کرنے میں اتنی دقت محسوس نہیں ہوتی اور جن باتوں کی اس وقت مشق کرتا ہے۔ ان کا آئندہ زندگی میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ لیکن جن کی مشق بچپن میں نہ ہو ان میں بڑی عمر میں سخت دقت پیش آتی ہے۔ تین آدمی مجھے ایسے معلوم ہیں جو (عبادت) میں صحیح طور پر تشہد نہیں بیٹھ سکتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ بچپن میں انہیں صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی مشق نہیں کرائی گئی۔ یا کسی نے ان کو ٹوکا نہیں تا وہ صحیح طور پر تشہد بیٹھنے کی عادت ڈالتے۔ یا ٹوکنے والوں سے ان کا اس طرح بیٹھنا پوشیدہ رہا اور اب بڑی عمر میں وہ صحیح طور پر نہیں بیٹھ سکتے۔(-) تو بچپن کا زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ بچے کے اس وقت کے حالات کے ماتحت اس سے جس قسم کی مشق کرائی وہ با آسانی کر سکتا ہے لیکن اگر بچپن میں جھوٹ یا چوری وغیرہ کی بد عادت پڑ جائیں تو بڑے ہو کر ان کو کتنے ہی وعظ و نصیحت کیے جائیں کتنا ہی سمجھا جائے اور کتنی ہی ملامت کی جائے۔ لیکن وہ ان افعال کو برا سمجھتے ہوئے بھی ان میں مبتلا ہو جاتے ہیں میں نے دیکھا ہے ایسے لوگ جھوٹ بولتے ہیں اور پھر روتے ہیں کہ ہم سے یہ غلطی ہو گئی چوری کرتے ہیں پھر افسوس کرتے ہیں کہ ہم سے ایسا ہوا۔ بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ انہوں نے خود ہی اپنی غلطی کو محسوس کر کے چوری کا اقرار کیا اور اس کا ازالہ بھی کر دیا۔ لیکن پھر بھی چوری کی عادت سے باز نہیں رہ سکتے۔ تو بچپن کی عادات کے ساتھ جاتی اور باقی رہتی ہیں۔ (سوائے اس کے جو اللہ چاہے) اس لئے بچپن میں بچوں کو اخلاق فاضلہ کی مشق کرانی چاہئے۔ اس سے آئندہ نسلوں کے اخلاق کی حفاظت ہو جائے گی۔ یہ بچپن میں تربیت نہ ہونے کے نتیجہ ہے کہ کئی ایسے آدمی ہیں جو بہت نیک اور مخلص ہیں۔ لیکن بے ساختہ ان کے منہ سے گالیاں نکل جاتی ہیں۔ بعض مصنف ہیں جو مخلص ہیں لیکن باوجود احتیاط کے ان کے قلم سے درشت الفاظ نکل جاتے ہیں اور جب سمجھایا جائے تو نہایت سنجیدگی اور متانت سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو کوئی سخت لفظ نہیں لکھا۔ یہ بچپن کی عادت کا نتیجہ ہے کہ وہ اس فعل کی مضرتوں سے واقف ہوتے ہوئے بھی اس سے بچ نہیں سکتے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص کی نسبت خبر دی گئی کہ وہ بہت گالیاں دیتا ہے ایک روز علیحدگی میں میں نے اس نصیحت کی کہ میں نے سنا ہے کہ آپ بہت گالیاں دیتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے کیونکہ اس سے انسان کے اپنے اخلاق بھی خراب ہوتے ہیں اور دوسروں کو تکلیف بھی ہوتی ہے وہ یہ سن کر بے اختیار نہایت گندی اور فحش گالی دے کر کہنے لگا کون کہتا ہے کہ میں گالیاں دیتا ہوں۔ تب میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص معذور ہے۔ بلا ارادہ اس کے منہ سے گالی نکل جاتی ہے کیونکہ وہ چاہتا نہیں تھا کہ گالی دے مگر بے اختیار اس کے منہ سے گالی نکل گئی اور وہ محسوس بھی نہیں کرتا تھا کہ میں تو گالی اب بھی دے رہا ہوں۔ تو انسان کو کسی عیب کی عادت ہو جاتی ہے پھر وہ اس عیب کو عیب ہی نہیں سمجھتا۔ اور اگر سمجھتا ہے تو کرتے وقت اس کو محسوس نہیں کرتا۔ ایسے لوگوں کو اگر سمجھایا جائے تو انکار کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو ایسا فعل نہیں کیا مجھے اس بات کا تجربہ ہے کیونکہ ہر روز لوگوں سے معاملہ کرنا پڑتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگ ہیں جو ہمیشہ عیب چینی کرتے ہیں۔ مگر وہ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتے ہیں ہماری عادت

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اقوام متحدہ میں اصلاحات

اقوام متحدہ میں اصلاحات کی بات چیت کافی عرصہ سے چل رہی ہے اور ان اصلاحات میں سر فہرست سیکیورٹی کونسل کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ ہے۔ اس اضافہ کے مقصد یہ تھا کہ سیکیورٹی کونسل میں افریقہ ایشیا اور دوسرے خطوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔ بھارت نے اس کے لئے اپنی کوششیں شروع کر دیں پاکستان نے اس کی مخالفت کی۔

اب اطلاع ملی ہے کہ بھارت کو سلامتی کونسل کی رکنیت حاصل کرنے کے لئے نہ تو مطلوبہ حمایت حاصل ہو سکی ہے اور نہ مستقبل قریب میں اس کا کوئی امکان ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو بھارت کسی بھی رنگ میں اس اعزاز کا حامل نہیں ہے۔ اس کے اپنے تمام ہمسایہ ممالک پاکستان بنگلہ دیش سری لنکا اور نیپال اس کے کردار سے نالاں ہیں وہ ان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتا رہتا ہے۔ اس نے پاکستان اور چین سے کئی جنگیں لڑی ہیں۔ انسانی حقوق کے معاملہ میں بھی اس کا ریکارڈ قابل ستائش نہیں۔ کشمیر میں جس طرح انسانی حقوق پامال کئے جا رہے ہیں وہ دنیا پر ظاہر و باہر ہیں۔ بھارت عوام کی انتہائی غربت کے باوجود اپنے سارے وسائل اسلحہ بارود کی فراہمی اور تیاری پر خرچ کر رہا ہے۔ اس لئے اگر محض زیادہ آبادی کی بناء پر اسے سیکیورٹی کونسل کا رکن بنا دیا گیا تو یہ بات خطے میں ہمسایہ ممالک کی آزادی اور سلامتی کے لئے خطرات میں اضافہ کا موجب ہوگی۔

○○○

اسرائیل میں نسلی امتیاز

اسرائیل میں نسلی امتیاز کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یورپ اور روس وغیرہ ممالک سے آنے والے یہودی اپنے آپ کو ایک سپر کلاس سمجھتے ہیں اور ایشیائی ملکوں سے آنے والے یہودیوں کو نمبر دو شہری تصور کرتے ہیں۔ ان کو کم تنخواہیں اور اجرتیں دی جاتی ہیں۔ مکانات کے سلسلے میں بھی ان سے ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے پچھلے دنوں یہ خبر آئی تھی کہ یمنی یہودیوں کے بچے ہسپتالوں سے ان سے چھین لئے جاتے ہیں اور یورپی یہودیوں کو لے پالک بنانے کے لئے فروخت کر دئے جاتے اور ان کے والدین کو کہا جاتا کہ وہ پیدا ہونے کے بعد مر گئے تھے اس لئے ان کو دفن کر دیا گیا ہے۔

اب اس نسلی امتیاز کے شکار ایک مراکش نژاد یہودی خاندان نے اسرائیل سے بھاگ کر فلسطینی حکام سے پناہ کی درخواست کی ہے۔ یہ خاندان آٹھ افراد پر مشتمل ہے اور اس کے سربراہ شلوموبنرٹ ہیں۔ انہوں نے اپنی کہانی بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ کہانی صرف اشکنازم (یورپ کے یہودی مہاجرین) لوگوں کی سفارڈک (غریب اور کالے رنگ کے یہودی مہاجرین) لوگوں کے ساتھ نسلی امتیاز کی دردناک کہانی ہے۔

مسٹر شلوموبزٹ نے بتایا کہ وہ ایک تجربہ کار اور ڈپلومہ ہولڈر الیکٹریشن ہیں لیکن ان کو صرف 1150 ڈالر ماہانہ ملتے ہیں جو کہ ضروریات زندگی کے لئے بھی ناکافی ہیں جبکہ اس کے مقابلہ میں سفید فام یہودیوں کو اس سے بہت زیادہ معاوضہ دیا جاتا ہے۔ انہوں نے پوچھا کیا یہ صرف اور صرف نسلی تعصب نہیں ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اس سال کے شروع میں انہوں نے اپنے قصبہ کے میئر سے مکان حاصل کرنے میں مدد چاہی اس نے ہمیں نئے آنے والے یہودیوں کے لئے بنائے گئے مکانات میں سے مکان لینے کی اجازت دے دی۔ ہم نے ان فلیٹس میں رہنا شروع کر دیا اور ان فلیٹس کو محنت سے آراستہ کیا۔ لیکن جلد ہی مقامی عدالت نے ان کو ان فلیٹس سے نکل جانے کا حکم جاری کر دیا۔ لیکن ہم لوگوں نے وہاں سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ اس پر ہزاروں کی تعداد میں پولیس اسلحہ سے لیس پہنچ گئی اور ہمیں وہاں سے زبردستی نکال دیا گیا۔ لیکن چار راتیں کھلے آسمان تلے گزارنے کے بعد وہ پھر ان فلیٹس میں آگئے۔ اور ایک ماہ بعد پھر پولیس بندوقوں اور ڈنڈوں کے ساتھ پہنچ گئی۔ میرے چھوٹے سے بچے پر بندوق تان لی گئی۔ میں حیران تھا کہ یہ کیسے لوگ ہیں۔ جو بچوں کو بھی نہیں بخشتے بہرحال ہمیں وہاں سے ایک دفعہ پھر نکلنا پڑا۔ اب ہمیں سمجھ نہیں آ رہی تھا کہ ہم کہاں جائیں اور کیا کریں۔ میں نے اپنی کار میں اپنے خاندان کو بٹھایا اور یہاں آگیا کہ شائد ہمیں یہاں پناہ مل سکے۔ یہاں ہم اسرائیل سے زیادہ پر سکون ہیں۔ شائد اس کی وجہ یہ ہو کہ ہمارے آباء و اجداد عربوں کے ساتھ رہتے رہے ہیں اور ہمارا کلچر عربوں ہی کا ہے۔

اس کے بعد مزید پریشان حال یہودی اسی مثال پر عمل کرتے ہوئے فلسطین آ رہے ہیں اور اب ایسے لوگوں کی تعداد بیس تک پہنچ چکی ہے۔ فلسطینی ان کی خوب آؤ بھگت کر رہے ہیں اور دونوں اس پر خوش و خرم ہیں۔

○○○

بارودی سرنگوں کی تیاری کے خلاف معاہدہ

اوسلو میں ہونے والی ایک کانفرنس نے جو زمینی بارودی سرنگوں کی تیاری اور ان کے استعمال کے خلاف ہو رہی تھی ایک فائنل ڈرافٹ تیار کر لیا ہے۔ اب اٹاوہ میں اسی سال 3۔ دسمبر کو تمام ممالک جنہوں نے اس سے اتفاق کیا ہے وہ اس پر دستخط کریں گے اور چھ ماہ بعد اس کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا۔ چار بڑے ملکوں امریکہ چین روس اور بھارت نے اس معاہدہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور یہی وہ ملک ہیں جو ان بارودی سرنگوں کو تیار کرنے اور فروخت کرنے اور خود استعمال کرنے میں پیش پیش ہیں۔ اس وجہ سے اگرچہ اس معاہدہ کی اہمیت کم ہو گئی ہے لیکن امید کی جا رہی ہے کہ جلد یا بدیر یہ ملک بھی اس میں شامل ہو جائیں گے۔ بہرحال یہ ایک اچھی ابتدا ہے اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی جانی چاہئے۔

دنیا بھر میں ان سرنگوں کے خلاف زبردست تحریک چل رہی ہے اور مختلف ادارے تنظیمیں اور ممالک ان سلسلے میں سرگرم عمل ہیں۔ لیڈی ڈیانا نے بھی اس معاملے میں اپنی زندگی میں کافی جدوجہد کی اور ان کا نام اس سلسلے میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اوسلو میں تیار کئے جانے والے ڈرافٹ میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ پوری دنیا میں ان سرنگوں کی تیاری اور استعمال کو ممنوع قرار دیا جائے۔

بتایا گیا ہے کہ اس وقت افغانستان ویت نام چیچنیا اور بعض دوسرے علاقوں میں دس کروڑ سے زیادہ بارودی سرنگیں زمین میں مدفون ہیں جن کے ناگہانی پھٹنے سے ہر سال 26 ہزار لوگ ہلاک اور معذور ہو جاتے ہیں۔ اور یہ سرنگیں تقریباً پچاس ممالک میں زیر زمین موجود ہیں۔ جن کے لئے سب سے زیادہ ذمہ داری روس اور امریکہ پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے یہ سرنگیں افغانستان ویت نام۔ کوریا۔ عراق میں بچھائی ہیں۔ اقوام متحدہ کو چاہئے کہ وہ اس مسئلہ کو جنرل اسمبلی میں زیر بحث لائیں اور ممبر ممالک کو ترغیب دی جائے کہ وہ سب کے سب اس معاہدہ میں شامل ہوں تاکہ کم از کم آئندہ کے لئے یہ تباہ کن ہتھیار انسانوں کے خلاف استعمال نہ ہو سکے۔

○○○

دہشت گردی کی انتہاء

الجزائر میں دہشت گردی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ اور آئے روز دہشت گرد کسی نہ کسی گاؤں یا قصبے پر حملے کر کے لوگوں کو بے دردانہ طور پر ذبح کر کے ہلاک کر دیتے ہیں۔ جبکہ حکومت کے پاس اس دہشت گردی کی لہر کو روکنے کے لئے کوئی ذریعہ معلوم نہیں ہوتا۔ اب پھر خبر آئی ہے کہ مسلح انتہا پسندوں نے 200 افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے مرنے والوں میں سترہ بچے بھی شامل ہیں حملہ آوروں نے زیادہ تر افراد کو تیز دھار آلے سے ہلاک کیا۔ تاہم سرکاری ذرائع نے مرنے والوں کی تعداد 85 بتائی ہے۔ یہ واقعات الجزائر کے صوبے وریا کے علاقے بنی سلیمان اور جاب کے دیہاتوں میں ہوئے۔ انتہا پسندوں نے ان افراد کو ہلاک کرنے کے بعد ان کی لاشوں کو جلا دیا۔ بعض لوگوں نے بھاگ کر کسی دوسری جگہ پناہ لینے کی کوشش کی مگر دہشت گردوں نے وہاں بھی ان کو جا لیا اور سب کو ذبح کر دیا۔

حکومت اس لہر کو روکنے میں بے بس معلوم ہوتی ہے مگر وزیر اعظم نے تسلیم کیا ہے کہ اس تشدد کی لہر سے عوام خوفزدہ ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ اب یہ لہر ختم ہو رہی ہے لیکن روز اسی قسم کے واقعات ہو رہے ہیں جو وزیر اعظم الجزائر کے بیانات کی نفی کرتے ہیں۔

1992ء سے لے کر اب تک تقریباً ساٹھ ہزار افراد ہلاک کئے جا چکے ہیں لیکن پھر بھی دونوں پارٹیاں کسی قسم کی مثبت گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ الجزائر کے وزیر اعظم نے اپنے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں سالویشن فرنٹ سے مذاکرات کو خارج از امکان قرار دیا اور کہا کہ اسلامک سالویشن فرنٹ ماضی کا قصہ ہے۔ عام طور پر اسلام سالویشن فرنٹ کو ہی اس دہشت گردی کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

نہیں کہ کسی کی عیب چینی کریں۔ مگر یہ بات یوں ہے اور غالباً اگر وہ دن میں ہزار باتیں بھی دوسروں کی غیبت اور عیب چینی کی کریں تو ہربار وہ ساتھ یہ بھی کہیں گے کہ ہماری یہ عادت نہیں ہے کہ کسی کی عیب چینی کریں۔ حالانکہ سو میں سے پچاس باتیں ان کی عیب چینی کی ہوتی ہیں مگر وہ عیب چینی کرتے ہوئے بھی نہیں سمجھتے کہ ہم عیب چینی کر رہے ہیں۔ اگر بچپن میں ان کی اصلاح اور نگرانی کی جاتی تو ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ غرض بچپن کا زمانہ اخلاق فاضلہ سیکھنے کا بہترین موقعہ ہے۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ارشاد کے روشنی میں ہم سب کا فرض ہے کہ ہم سب اپنی اپنی جگہ اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اپنی اولاد کو بچپن سے ہی ان بابرکت ارشاد کی روشنی میں تربیت کرنے والے بنیں۔ اللہ ہمیں اس کی کامل طور پر توفیق عطا کرے۔ آمین۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

چاہئے کہ فقہ کو سمجھنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے اور عام طور پر فقہ کے طالب علم کو یہ کتاب ابتداء میں ہی پڑھائی جاتی ہے۔

مدرسہ امینیہ دہلی نے اس کا جو نسخہ شائع کیا ہے اس کے 116 صفحات ہیں۔ یہ چونکہ ایک مشکل کتاب ہے اس لئے اس کی بہت سی شروح لکھی گئی ہیں۔ اور مختلف زبانوں میں ترجمے بھی ہوئے ہیں۔ اردو میں پروفیسر غازی احمد نے ترجمہ کیا ہے جو ایم اے عربی پنجاب یونیورسٹی کے نصاب میں شامل ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عزیز الرحمٰن صاحب ولد خادم حسین آف میرا بھڑکا میرپور آزاد کشمیر ایک حادثہ میں سخت زخمی ہو گئے ہیں۔ انہیں فوری طور پر کمپلکس ہسپتال اسلام آباد لے جایا گیا وہاں پر زیر علاج ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ آف کھیوہ باجوہ حال 2/5 دارالبرکات ربوہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالستار صاحب رانا راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن کینسر سے بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ عطاء المومن صاحب ابن عبدالعزیز منگلا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس (FAST) کراچی نے بیچلر پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں انٹرمیڈیٹ میتھ اور فزکس کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل رجحان ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم آفس واقع 22G-بلاک 6- PECHS کراچی سے 500 روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 22-اکتوبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ جماعت احمدیہ میرپور خاص کے سابق زعیم مجلس انصاراللہ مکرم ڈاکٹر محمد یونس ابن عبدالعزیز صاحب مورخہ 22- ستمبر 1997ء کو 4 بجے صبح آغا خان ہسپتال کراچی میں وفات پا گئے۔ آپ نوکوٹ جماعت کے صدر بھی رہے۔ میرپور خاص میں جنازہ کے بعد تدفین کے لئے تابوت ربوہ لے جایا گیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر 80 سال تھی اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم چوہدری حمید احمد عابد صاحب ربوہ 97-9-21 کو انتقال کر گئے ہیں موصوف موصی تھے بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ بعد عصر مورخہ 97-9-22 کو پڑھایا اور بعد از تدفین بہشتی مقبرہ میں مکرم محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ نصر غربی نے دعا کروائی احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ 21- ستمبر 1997ء زیر صدارت مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اپنے قابل صد احترام سیکرٹری تعلیم حلقہ مکرم اقبال احمد ملک صاحب کی اچانک وفات مورخہ 9- ستمبر 1997ء بروز جمعہ گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ مکرم اقبال احمد ملک صاحب ایک نہایت مخلص، فعال اور محنتی سیکرٹری تعلیم حلقہ تھے۔ ان کی وفات کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پر کرے۔ آپ مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ وحدت کالونی لاہور کے چھوٹے بھائی تھے۔ واپڈا میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں آخرت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے اہل و عیال کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا خود سہارا بن جائے آمین۔

ہم ہیں ان کے اہل خانہ کے غم میں شریک
اراکین عاملہ جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

ضرورت خادم بیت

○ نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کی بیت کے لئے خادم بیت کی ضرورت ہے۔ سنگل رہائش کا انتظام ہو گا۔ کھانا وغیرہ خادم کے اپنے ذمہ ہو گا۔ خواہش منداحباب صدر صاحب جماعت احمدیہ نارنگ منڈی سے رابطہ کریں۔

نتیجہ امتحان سہ ماہی دوم 1997ء

○ مجلس انصاراللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی دوم 1997ء کا نتیجہ الفضل مورخہ 13 ستمبر 1997ء کو شائع ہوا ہے۔ جس میں خصوصی گریڈ کے درج ذیل اسماء رہ گئے تھے۔

1 مکرم محمد بشیر گوجر صاحب ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ 2 مکرم رانا محمد صدیق صاحب ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ 3 مکرم رانا محمد رفیق صاحب ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ 4 مکرم غلام محی الدین صاحب ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ

قائد تعلیم
مجلس انصاراللہ پاکستان

پتہ درکار ہے

○ مکرم محمد امین منیر صاحب ولد مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب نے پارہ چنار ایجنسی سے وصیت کی تھی۔ رابطہ ختم ہے اگر موصی خود پڑھیں یا ان کے بارے میں کوئی صاحب جانتے ہوں تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مجاہدین تحریک جدید سے ایک ضروری درخواست

○ امسال مرکز کے اعلان کے مطابق جماعتوں میں اللہ نے چاہا تو 26- ستمبر تا 3- اکتوبر ہفتہ تحریک جدید منایا جائے گا ہر مخلص احمدی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قدم قدم پر ثواب کے مواقع بہم فرمائے ہیں۔ اگر چندہ خود سیکرٹری کے گھر جا کر ادا کیا جائے تو اس چندے سے کہیں زیادہ ثواب مترتب ہوتا ہے جو مطالبہ پر دیا جائے اس لئے اس ہفتہ میں مجاہدین کوشش فرمائیں کہ مطالبہ سے پہلے ہی سیکرٹری صاحب کے پاس جا کر چندہ ادا کیا جائے۔

دوسرے یہ کہ متعدد جماعتوں نے ابھی تک اپنے ٹارگٹ (جن کو بجا طور پر مرکز کی ضرورت کہنا چاہئے) پورے نہیں کئے اس لئے مجاہدین اگر اپنی موعودہ رقم سے کچھ زیادہ ادائیگی کر دیں تو یہ رضائے الٰہی کے حصول کا انمول موقعہ ہے کیونکہ مرکز کی ضرورت کو رضاکارانہ طور پر پورا کرنا یقیناً رضائے الٰہی کا موجب ہو گا۔

تیسرے یہ کہ جملہ وصول شدہ رقوم 15- اکتوبر تک داخل خزانہ کروا دی جائیں تاکہ ہر جماعت کی مساعی کا نتیجہ سالانہ رپورٹ میں شامل ہو جائے جو ہمارے محبوب امام کی خدمت میں اختتام سال سے پہلے پیش کی جاتی ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امداد طلباء
مخیّر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام
پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 30- ستمبر 1997ء

12-00	رات- اردو کلاس-
1-00	دینی تعلیمات- روحانی خزائن-
2-00	ہومیو پیتھی کلاس-
3-00	نارویجین زبان سیکھئے-
4-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
4-30	چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
5-00	لقاء مع العرب-
6-00	سپورٹس- میرا تھن واک- اپریل 1996ء-
7-00	اردو کلاس-
8-00	نارویجین زبان سیکھئے-
9-00	ہومیو پیتھی کلاس-
10-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-00	پشتو پروگرام-
12-00	(دوپہر) دینی تعلیمات- روحانی خزائن-
1-00	لقاء مع العرب-
2-00	اردو کلاس-
3-00	طبی معاملات-
4-05	تلاوت- خبریں-
4-30	فرنچ زبان سیکھئے-
5-00	انڈونیشین پروگرام-
6-00	بنگالی پروگرام-
7-00	ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
8-00	لقاء مع العرب-
9-00	نارویجین پروگرام-
10-05	تلاوت- حدیث- خبریں-
10-30	چلڈرنز کارنر-
11-00	جرمن سروس-

یاددہانی رپورٹ کارروائی یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع و صدر صاحبان کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید 29- اگست 1997ء کو منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔

امراء اضلاع و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ "جلسہ یوم تحریک جدید" کی رپورٹ جلد ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 29- اگست کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ "یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان- تحریک جدید ربوہ)

عطیۂ خون

خدمت بھی
عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 29 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف جسٹس آف پاکستان سجاد علی شاہ نے ججوں کی تقرری کے بارے میں اپنی سفارشات پر عملدرآمد کے لئے وفاقی حکومت کو اپنی آئینی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے خط لکھا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق یہ خط وزیراعظم محمد نواز شریف کو بھیجا گیا ہے۔ اور اس کی ایک کاپی صدر مملکت کو ارسال کر دی گئی ہے۔ خط میں چیف جسٹس نے لکھا ہے کہ عدلیہ کی آزادی کے لئے یہ اقدام ضروری ہے۔ صدر اور وزیراعظم ججوں کے تقرر کی آئینی ذمہ داریاں نبھائیں۔ حکومت میری سفارشات پر ایک ماہ میں عملدرآمد کی پابند ہے۔ مگر اس نے کوئی کارروائی نہیں کی۔

○ پاکستان نے بھارتیوں کے لئے ویزا کا حصول مزید آسان بنا دیا ہے۔ 55 سال سے زائد عمر کے افراد کو بلا انکوائری ایک ہی دن میں ویزا جاری کر دیا جاتا ہے صحافیوں اور تاجروں کو بھی رعایت ہے۔ شادی اور موت کی صورت میں فوری ویزا جاری کرنے کے احکامات دیئے گئے ہیں۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق احتساب سیل نے سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور ان کے شوہر آصف علی زرداری کے خلاف کرپشن کے مزید 13 ریفرنس تیار کر لئے ہیں۔ بھٹو خاندان نے چھ فرموں کے ذریعے سوئس بینکوں میں رقوم جمع کرائیں۔ سیف الرحمن کی برطانیہ سے واپسی پر ریفرنس دائر کئے جائیں گے۔ احتساب سیل نے ریفرنس سابق دور میں خزانے کو نقصان پہنچانے' بھاری نذرانے وصول کرنے اور کئی قسم کی بے ضابطگیوں کے تحت تیار کئے ہیں۔ دو ریفرنس سوئس بینکوں میں خفیہ کھاتوں سے متعلق ہیں۔ دو ریفرنس بے نظیر بھٹو اور زرداری کی طرف سے الیکشن کمیشن کو فراہم کئے گئے گوشواروں کے متعلق ہیں۔ باقی 9 ریفرنس مختلف وزارتوں میں بدعنوانی۔ پرمٹوں کے اجرا' قواعد کی خلاف ورزی اور اہم سودوں کے بارے میں ہیں۔ بیرون ملک محترمہ بے نظیر بھٹو۔ آصف زرداری اور نصرت بھٹو کے 34' ارب روپے جمع ہیں۔

○ وزیراعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ لٹیروں کو اسمبلیوں سے نکال دیں گے۔ مسلم لیگی حکومت نے پہلی مرتبہ ملک کو لوٹا ہوا مال واپس لانے کے لئے عملی اقدامات کئے ہیں۔ "شاہی جوڑا" اب دیگر ملکوں میں جمع رقوم بچانے کے لئے دوڑ دھوپ کر رہا ہے۔ انہیں نہ بھاگنے دیں گے اور نہ رقم غائب کرنے دیں گے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ پولیس میں نئی بھرتیاں کی جا رہی ہیں بدامنی پھیلانے والوں پر مذہبی جماعتوں کو بھی کنٹرول نہیں ہے۔ گجرال سے ملاقات میں نواز شریف نے کشمیر پر دوٹوک موقف اختیار کیا ہے۔

○ احتساب سیل نے محترمہ بے نظیر بھٹو اور نصرت بھٹو کی نااہلی کے لئے سمری سپیکر قومی اسمبلی کو بھجوادی ہے۔

○ کراچی میں ہفتہ کے روز دو ایرانیوں کے قتل کے خلاف ایرانی حکومت نے پاکستان سے احتجاج کیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ نے پاکستانی ناظم الامور کو طلب کر کے احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان دہشت گردوں کے خلاف کارروائی میں سنجیدہ نہیں ہے۔ ایرانی باشندوں کی سلامتی یقینی بنانا حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے۔ پاکستانی حکام کو اس سلسلہ میں موثر کارروائی کرنی چاہئے۔

○ چوہدری فاروق اٹارنی جنرل آف پاکستان نے ڈسٹرکٹ بار سیالکوٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عدلیہ اور حکومت میں کوئی محاذ آرائی نہیں ہے۔ یہ ایک پچاس سالہ بیرونی سازش ہے جس کے تحت پہلے ملک کے دو ٹکڑے ہوئے۔ اب بھی سازشیں عروج پر ہیں۔ بھارت جیسے چھ گنا بڑے ملک کی سپریم کورٹ میں صرف چوبیس جج ہیں۔ پاکستان میں عدالت عظمیٰ کے ججوں کی تعداد کا مسئلہ قانونی ہے۔ لیکن یہاں اسے ہوا دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے معاشی حالات اس قدر خراب ہیں کہ حقیقت بتائی تو ملک میں بے یقینی اور مایوسی پھیلے گی۔

○ پاکستان انسانی حقوق کی بدترین خلاف ورزیوں اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کا مذاق اڑانے کے مرتکب بھارت کو سلامتی کونسل کا مستقل رکن بنانے کے خلاف دنیا بھر میں مہم چلائے گا۔ اور بھارت کا نام نہاد جمہوری چہرہ بے نقاب کرے گا۔ جس کے لئے مختلف ممالک میں وفود بھیجے جائیں گے۔ یہ بات قومی اسمبلی میں امور خارجہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین میاں عبدالوحید نے مسئلہ کشمیر کے حوالہ سے منعقدہ ایک اجلاس میں کہی ہے۔

○ وزیراعظم پاکستان محمد نواز شریف اور بھارت کے وزیراعظم اندر کمار گجرال چند ہفتوں میں دو اہم بالمشافہ ملاقاتیں کریں گے۔ اکتوبر میں دولت مشترکہ سربراہ کانفرنس کے بعد نومبر میں ڈھاکہ میں ملاقات کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

○ محکمہ ریلوے نے 15۔ اکتوبر 97ء سے لاہور اور سرگودھا کے درمیان نان سٹاپ ریل کار کی سروس شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو کہ سرگودھا۔ ربوہ اور چنیوٹ میں سٹاپ کرے گی اور چنیوٹ سے نان سٹاپ لاہور جائے گی۔ جبکہ شٹل ریل کار اپنے مقررہ وقت پر ہی چلے گی۔ نان سٹاپ کا ٹائم ٹیبل عوامی خواہشات کے مطابق ہو گا جبکہ اس کا کرایہ شٹل سے زائد ہو گا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے عراق اور کویت کے درمیان ثالثی کرانے کی پیشکش کی ہے۔

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ حکومت کالے قوانین منظور کر کے ملک میں امن و امان بحال نہیں کر سکتی۔ دہشت گردی کا قانون جلا ہوا کارتوس ثابت ہوا ہے۔ وزیراعظم کا دورہ امریکہ ناکام رہا ہے۔ بھارت کو معاہدہ عدم جارحیت کی پیشکش دراصل مقبوضہ کشمیر سے دستبرداری کے مترادف ہے۔ حکومت عدلیہ اور پارلیمنٹ کو لڑانے کی کوشش کر رہی ہے۔ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد کا مسئلہ پارلیمنٹ میں پیش ہوا تو حکومت کے حصے میں رسوائی کے سوا کچھ نہیں آئے گا نواز شریف فیملی کے بھی بیرون ملک اکاؤنٹس ہیں۔

○ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد نے ایک سیمنار سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک کی جڑیں کھوکھلی کی جا رہی ہیں۔

خصوصی درخواست دعا

○ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب (وفات یافتہ) بلڈ پریشر اور تشنج کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ جملہ احباب کرام سے موصوفہ کی [illegible] کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پایئے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم ۔ رضوان اسلم
فون رہائش 7582408

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان:- 04524-211806
رہائش شہر:- 04524-211883
گاؤں: 04524-22238

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
4.30 تا 8.30 شام

سوٹیس۔ شولاہے۔ [illegible]۔ لہنگا۔ بروکس آر نمبرز PK نمبرز کے علاوہ پلاسٹک کی شیشیاں اور ڈراپرز ہول سیل میں دستیاب ہیں۔
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
نزد بیت راجیکی ربوہ فون 766
ربوہ میں ہومیو ادویات کے واحد ہول سیل ڈیلرز

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس 6-A گیلری 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730286
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

اعلان بابت وقار کالونی (نزد نصیر آباد)

وقار کالونی نزد نصیر آباد ربوہ میں جن احباب نے خاکسار کے والد مکرم ملک خدا بخش صاحب سے پلاٹ خرید کر رجسٹری کروائی تھی۔ اگر ان میں سے کسی صاحب نے تاحال محکمہ مال کے ریکارڈ میں انتقال کا اندراج نہیں کروایا تو ان سے درخواست ہے کہ فوری طور انتقال درج کروا کے موقع پر قبضہ حاصل کر لیں۔ بصورت دیگر خاکسار پر کسی قسم کی کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

محمد رفیق اسد
6/12 دارالرحمت غربی ربوہ